اب سیاستدانوں کی کسی کو پرواہ رہی ہے اور نہ ہی اپنے قول و فعل کے تضاد پر کسی شرم و جھجک کا کوئی خیال آتا ہے۔ کل کا دشمن آج دوست ہے اور آج کا دوست کل بدترین دشمن نظر آئے گا۔ یہ ہے سیاست کی کل بساط۔ اور اب اس سے بھی ایک قدم اور یہ تماشہ بھی دیکھنے کو مل رہا ہے کہ جس کو اپنے خون سے سینچا اسی نے پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا۔ اور یہ بات اب کسی ایک ملک یا کسی ایک خطہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر حصے اور ہر ملک میں آسانی سے نظر آجائے گی۔ عراق کے صدر صدام حسین ایک مطلق العنان حکمران کے طور پر جانے جاتے ہیں لیکن ان ہی کے گھر میں ان کے بدخواہ پیدا ہوگئے۔ جن کا ابھی چند دن تک تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ صدر صدام حسین کے داماد جن پر انکو بڑا اعتماد و بھروسہ تھا ان کو دغا دے کر عراق کے پڑوسی ملک اردن میں جاکر پناہ گزین ہوگئے ہیں اور انہوں نے وہاں سے نہ صرف صدام حسین کے خلاف کئی حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں بلکہ ملک عراق میں فوجی اور غیر فوجی نقل و حرکت کے سلسلے میں دنیا کے پریس کے سامنے بڑے راز افشاء کرنے کے ساتھ ساتھ اور اہم راز بھی بتا دینے کے اشارے اور وعدے کئے ہیں۔ اسی کے ساتھ ایک یہ بھی حقیقت سامنے آئی کہ صدام حسین کے بڑے بیٹے بھی ان سے نالاں و برگشتہ ہیں انہوں نے غیر ممالک میں کافی روپیہ جمع کرایا ہوا ہے اور اندرون ملک عراق میں ان کا سرمایہ اس قدر ہے کہ اس کے آگے پورے ملک کا سالانہ بجٹ بھی کم تر ہی ہے۔ کئی فیکٹریوں کے وہ مالک ہیں۔ صدام حسین نے ان کو نہ صرف ضبط کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ ان کے غیر ممالک میں سرمایہ کاری کی بھی تحقیقات شروع کرا دی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کے یہ بڑے لڑکے جو ابھی عراق ہی میں ہیں۔ کس حالت میں ہیں۔ گھر میں نظر بند ہیں یا جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے۔
بہر حال اس کی اطلاعات و معلومات کا ہر شخص کو بے چینی سے انتظار رہے گا۔ صدام حسین کے جو داماد اردن میں پناہ گزین ہوگئے ہیں ان کے بارے میں یہ اطلاعات بڑی ہی دلچسپ ہیں کہ انکے پاس تقریباً تین ارب ڈالر سے زیادہ نقد روپیہ ہے اور جو مال و اسباب وہ اپنے ہمراہ لے گئے ہیں اس کا کوئی حساب و کتاب لگانا دشوار ہے اور یہ وہ داماد ہیں جن پر صدام حسین کی مکمل حفاظت کی ذمہ داری تھی اور ۱۹۹۱ء کی اتحادی ملکوں کے ساتھ جنگ میں عراق افواج کی کمان کی باگ ڈور ان ہی کے ہاتھ میں تھی۔ فوجی ساز و سامان کی خرید و فروخت میں انہیں بے پناہ کمیشن جو ملتا تھا مگر وہ اپنے تھے اس لئے قابل مواخذہ نہ تھے دیگر کوئی شخص ہوتا تو وہ نہ معلوم اس دنیا میں ہوتا بھی یا گولی کا نشانہ

بتلایا جاتا ہے معلوم ہے کہ وہ بھی اپنے صدام حسین کے لئے کسی شخصیت [illegible]
درپے ہوئے ہیں۔ ان کے دشمن ان کا جو نہ بگاڑ سکے وہ ان کے اپنے ان کا بگاڑ [illegible]
صدام حسین شاید یہ ہی سوچ سمجھ کر کانپ رہے ہوں گے اسے۔ سچ ہے کہ دولت [illegible]
ہے جو انسان کو اس جب ہی ہوتے [illegible] کر پانے کے لئے وہ کیا کچھ نہیں کرتا ہے ہر طرح کے جائز و
ناجائز ہتھکنڈوں سے انھیں حاصل کر ڈالتا ہے اور جب وہ حاصل ہو جاتے ہیں تو پھر وہ اس کے گلے کا
پھندہ بن جاتے ہیں جس سے وہ پھر نکلنا بھی چاہے گا تو نہیں نکل سکتا ہے۔

اور ابھی لوگ عراق کے صدام حسین کے دامادوں اور ایک بیٹے کی بے وفائی کے ہی قصوں کو چٹخارے لے لے کر پڑھ رہے تھے کہ ہندوستان کے صوبہ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این ٹی آر کے داماد اور ایک بڑے بیٹے کی بے وفائی اور کھلم کھلا ان سے بغاوت کی خبر پڑھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔ این ٹی آر جو آندھرا پردیش کے آہنی وزیر اعلیٰ کے طور پر جانے جاتے تھے اور جن کے بارے میں کچھ لوگ مستقبل کا وزیر اعظم بھی انھیں کہنے لگے تھے اور جو راشٹریہ مورچہ کے بھی صدر ہیں۔ اپنی عمر کے ستر ویں سال میں ایک ۳۴، ۳۵ سال کی شادی شدہ عورت سے شادی کر بیٹھے۔ وہ عورت جو ان کی بیاری میں ان کی زندگی کے حالات پر ریسرچ کر رہی تھی ریسرچ کرتے کرتے وہ این ٹی راما راؤ کی زندگی کی شریک ہی بن گئی۔ جس پر ان کے خاندان میں تہلکہ مچ گیا، لیکن کسی طرح یہ بات عوام الناس میں تشہیر نہ ہو سکی۔ اندر ہی اندر لاوا پکتا رہا۔ اسی اثنا میں آندھرا پردیش میں صوبائی اسمبلی کا انتخاب ہوا اور اس میں این ٹی آر کی قیادت میں ان کی تیلگو دیشم پارٹی نے زبردست اکثریت حاصل کر لی۔ این ٹی آر وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے ان کی نئی دلہن ان کے ساتھ ہر معاملہ میں شریک رہیں۔ جس کو ان کے داماد اور بیٹے برداشت نہیں کر سکے۔ اور تقریباً آٹھ نو مہینے ہی گذرے تھے انھیں وزیر اعلیٰ ہوئے کہ ان کے دونوں دامادوں اور بڑے بیٹے نے اپنے خسر اور باپ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ اور اسمبلی میں اپنی اکثریت ظاہر کر کے این ٹی آر کو وزارت اعلیٰ کی کرسی سے محروم کر دیا۔ اب داماد اور بیٹے کے خسر باپ سے

اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی
پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں